مرزا غلام احمد صاحب سے تعلق توڑا

اور

سر سیّد احمد صاحب کے ساتھ تعلق جوڑا

کس نے؟

مولوی محمد علی صاحب ایم اے لاہوری نے

(بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر کے قلم سے)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات کے بعد مئی ۱۹۰۸ء میں مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی جماعت مرزائیہ کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ مارچ ۱۹۱۴ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کے بعد مرزا صاحب قادیانی کے بیٹے میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب (جو ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے تھے) خلیفہ مقرر ہوئے۔ اس وقت سے مرزائی جماعت کے دو فریق ہوگئے۔ ایک قادیانی اور دوسرے لاہوری۔

قادیانی مرزائی جناب مرزا صاحب قادیانی کو بشارت اسمہ احمد کا اصلی اور حقیقی مصداق مانتے ہیں۔ آپ کو نبی اللہ و رسول اللہ یقین کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امّت محمدیہ میں قیامت تک نبیوں اور رسولوں کا آنا مانتے ہیں۔ لاہوری مرزائی ان عقائد کو نہیں مانتے۔ مرزا صاحب کو مجدد بصورت مہدی اور محدّث یقین کرتے ہیں۔ باوجود ان اختلافات شدید کے دونوں گروہ اس پر متفق ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود۔ حَکَم۔ عَدَل۔ مذہبی امور میں فیصلہ کن ہیں۔ تاہم دونوں گروہوں کے سرگروہ مرزا صاحب متوفی کی مخالفت بھی جی کھولکر کرتے ہیں۔ ان دونوں میں سے آج ہم مولوی محمد علی لاہوری کی مخالفت کا ذکر کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم

بن باپ پیدا نہ ہوئے تھے بلکہ ان کا باپ یوسف نجار تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن اور اُردو تفسیر بیان القرآن میں جمہور اہل اسلام کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہیں کہ اپنے پیرو مرشد مرزا صاحب قادیانی کے خلاف بھی لکھنے سے نہیں رُکے۔ حالانکہ مرزا صاحب تحریر فرما چکے ہیں کہ

"ممکن نہیں کہ سچا پیرو اپنے امام کی مخالفت کرے"۔ (اتمام الحجۃ ص۱۷)

مگر مولوی محمد علی صاحب نے مرزا صاحب کو چھوڑ کر سر سید احمد خان صاحب کی تقلید کی ہے۔ ایک ہی مقام میں نہیں بلکہ چوبیس[۲۴] مقامات میں سر سید مرحوم کے عقائد کو اختیار کیا ہے۔ مندرجہ ذیل دلچسپ مضمون غور سے پڑھئے اور دیکھئے کہ مولوی صاحب موصوف کسطرح مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہونے کے باوجود ان کے مخالف جا رہے ہیں۔

(۱) ولادتِ مسیح علیہ السلام

مرزا غلام احمد صاحب کا عقیدہ "پس اول کار یکہ خدائے تعالےٰ برائے ایں ارادہ کرد آں پیدائش عیسےٰ است بغیر پدر پس بود عیسےٰ ارہاص (اعلام) برائے نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم و نشان برائے نقل نبوت چرا کہ عیسےٰ از جہت پدر از سلسلہ بنی اسرائیل نہ بود"۔ (مواہب الرحمٰن ص۷۰)

(یعنی مسیح بے پدر تھے)

"وبسیار تعجب از کسانے است کہ دریں نشان ہا نظر نے کنند آنکہ برائے نبوت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم ہچو علامتہا است و مے گویند کہ عیسےٰ از نطفہ پدر او یوسف پیدا شدہ است و از جہالت حقیقۃ رانے فہمند و معلوم است کہ مریم صدیقہ قبل ازیں کہ نکاح کند حاملہ یافتہ شد و مجال او نبود کہ نکاح کند .... وایں آں امر است کہ از قرآن شریف و انجیل آنرا نوشتہ ایم پس راہ حق و فلاح ترک مکنید"۔ (مواہب الرحمٰن ص۷۲)

(یعنی مریم والدہ مسیح قبل از نکاح حکم خدا سے حاملہ ہو گئی تھی)

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور اللہ تعالے کو سب طاقتیں ہیں۔ اور نیچری جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ اُن کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔" (اخبار الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء صلا + رسالہ ملفوظات احمد حصہ اول ص ۳۶/۱۱۴)

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب مرزا صاحب کے خلاف "اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے، تو قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا اور اگر کہا جائے کہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے تو دعوے قرآن سے دلیل دینے کا تھا۔ مگر نہ صرف قرآن کریم میں ہی یہ ذکر نہیں کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے بلکہ کوئی حدیث نبی کریم[ا] صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ایسی نہیں ملتی۔"

"انجیل سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ یوسف اور مریم صدیقہ میں تعلق زوجیت اسی رنگ کا تھا جیسا دنیا میں میاں بی بی کا تعلق ہوا کرتا ہے۔" (حقیقۃ المسیح ص ۹)

سرسید مرحوم کا عقیدہ "قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں بیان ہوا کہ مسیح بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ جہانتک کہ اشارہ ہے حضرت عیسےٰ کے روح القدس اور کلمۃ اللہ ہونے کا اور حضرت مریم کی عصمت وطہارت کا اشارہ ہے۔"

"ہم انہی انجیلوں میں متعدد جگہ پاتے ہیں کہ یوسف کو حضرت مریم کا شوہر اور حضرت مسیح کو اُن کے باپ یوسف کا بیٹا تسلیم کیا ہے۔" (تفسیر القرآن جلد ۲ ص ۲۵/۲۲)

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ مولوی محمد علی صاحب سرسید کی جانب گئے ہیں یا مرزا صاحب کی طرف؟

[ا] ابن ابی شیبہ نے نبی کریم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت عیسےٰ کا کوئی باپ نہ تھا۔ (دیکھو کتاب بستان المحدثین ص ۱۱۰)

(۲) حضرت مسیح کا مہد میں کلام کرنا

مرزا صاحب کی تحریر کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۴۱ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے۔

"اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (میرے) لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں"۔

مولوی محمد علی صاحب کا قول "فَاَتَتْ بِہٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ لانما حضرت عیسےٰ کے زمانہ نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور حضرت عیسےٰ اسوقت حضرت مریم کی گود میں نہ تھے بلکہ سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوئے تھے"۔

"حضرت عیسےٰ تیس سال کے نوجوان تھے پرانے بزرگوں کے سامنے وہ بچہ ہی تھے اسلئے انہوں نے کہا کہ جو ہمارے سامنے کا بچہ ہے ہم اس سے کیا خطاب کریں۔ اس کے سوائے مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا کے کچھ معنے نہیں بنتے"۔ (بیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳)

سرسید مرحوم کا عقیدہ "قرآن مجید سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ایسے وقت میں واقع ہوا تھا جب حضرت عیسےٰ نبی ہو چکے تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِیَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا .... اور ہم باستدلال قرآن مجید زمانہ نبوت قرار دیتے ہیں"۔ (تفسیر القرآن سرسید صفحہ ۳۱/۲۶)

ناظرین! غور فرمائیں کہ مولوی محمد علی صاحب مسئلہ مہد میں اپنے مہدی مرزا صاحب کی طرف گئے ہیں یا پیر نیچر کے ساتھ ملے ہیں۔ (باقی دارد)

---

۵۲ حضرت ابوہریرہؓ نے حضرت نبی کریم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مہد میں صرف تین بچوں نے کلام کیا ہے۔ ان میں سے ایک عیسےٰ ہے۔ (دیکھو صحیح بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۸۸ و ۴۸۹)